جلد ۱۲ نمبر ۲۷
مضامین عنبر
بابتہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۶ء

توسّل

حضرت استاذی مولانا شیخ اللہ آبادی تھے دنیا کمتر وساطت رکھے اینجانب تو بس ال ہی دعا کیا کرتے ہیں اور اس صاحب زندگی کا کیا اعتبار آدمی ہے بال کا بلبلا۔ بقول خروۂ جبار ہیا رہ دانا میں ہو کرتی بزرگی سے بچے ہو بجے اعتراض کر رہیں گے ہیں یہ کیا بے درخی ہے ذات شریف کی کہ اگر زندگی کا اعتبار نہ تھا تو ان کے آدھ دنیا بیان کرنے کیلئے منذب کو کیوں چھوڑا بجہ حتل کے پہلے ہی کر چھوڑ دیا جاتا۔

بلکہ وہ بلیغ اجماع مرتبا سعد کر لینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اور شرح عمل کی زبان سنانے کے بعد "بل" بتا تا ہے سعید وہ صیغہ امر ہو ماضی پڑ جانے میں چلا جاتا ہے اب بھی کچھ میں نہ آئے تو لیجئے صاف صاف کہہ دوں پھر عرض کر رہا تھا کہ تفصیر حرمین کے جب دار کی بیلی پھر گئے کا سماں تو تھا سو لیجئے دو میر جو بار بار باکشتی دراب انا خیم "دو میرم کر بیج آپ بسیار نسب آبی پیدا شدہ حتی بال کا بلبلا" اور موجود ہیں آیا اور موجود جو ہمارا دعا۔ پیچھے پڑا پھر کون پوچھتا ہے کر کون تھا کیا تھا خدا مرحوم مرحوم ہو چلے دن لدگئے مردود مثل کی سند میں رنگ ملتی کرتے تھا تھے ہیں نہ تغیر سامنے ہو تو آنکھیں حلق میں جا پیدا ہوتے ہیں جو آپ کے پیچھے بھی یہ تو ہو کہ آپ کی اجابت میں لائے آپ کے ترجمان ترنج شعار آپ کے مسلک کل اس پر مشل استقلال کا تو اقبال دنیا کے روبرو پیش ذکر کئے ہیں کر دنیا کو اوٹ میں پیرن دو چند جو پودوں طوفان بے تیزی کی پھیکر میں آندھیاں چلیں لیکن آپ ہیں کہ بادۂ مستقیم سے میوے تو نازل کرتا جانتے ہیں نہیں ہرا سے تنگ پڑا ملکا سرے سے پڑ جاتی نہیں پہچان حالم

ہم رہ طاری شامل سر فرازی تھی آج ہندو گروں سے جو مرد اشتراکیت کا طوفان برپا ہو لیکن تراجم اسی کا مقصد عمل ہے جسے آپ ہندوستانیوں کی رہنمائی کیلئے کام میں لا رہے ہیں اسکے کمال میں ہر کو شک آمد پنڈت موتی لال نہرو کی ہر دم خیالی گردو۔

بیکاری "من تراحاجی بگویم" والی بات میں نے نہیں بلکہ امر حق کا اعتراف برحق ہے اس پر ہندو دیکھی کا اطلاق ناحق اس لیے کہ دنیا کی آنکھوں نے دیکھ لیا اینجانب خود ہی قائل ہو گئے کہ ہندوستان کے سیاسی کھلاڑیوں نے نت نئے اس کھیل کیلئے عجب دفریب کرتب دکھانے تماشائیوں کے گرد گر دھا سے فریقوں سے پل بندے زمین پھول نچھاور ہو سے میان اور جوش و سے نعرہ! کہ کیوں بھائی یہ کیا بنجال کیا! آخر اس جملہ رہ دروی کی ضرورت؟ دیکھو جوش میں آؤ زیادہ نہ ہیکو خلوص و اتحاد پیدا کرو ہر قدم بڑھاؤ یا بیٹس زور پکڑ جائے کا پر وہ خبیبوں کو نہیں ہے طریقہ کا اتحاد آزادی کا سبب نہیں ہو سکتا میں جاؤ بھائی ان باتوں کو پھر ان کے حضرتوں سے باز آؤ تیار ہیں جو اکیل تو کھیل تھوڑی دیر کی داد دو اور جدھر دیکھو میں نفس کھلاڑی اینہاں تماشائی حیران جنھوں نے یہ کھایا تھا حرمت سے بیجے کان پکڑ لے اٹھے بیٹھے قسم کھائی کو دکھائی تو کھائی اب کھائیں حرام دوائی کھیلاڑی نہ تماشائی گھوم گھوم کے اسی گھاٹ آن لگے جیسے میان پیچ کہتے تھے ناک پکڑی لیکن گھوم کے تو یہ سب کیا تھا آپ کی اسی قوت عمل کا کمال کا کرشمہ بس نہروہ کے ورمیات کا حضرت برنا ثرشاد یا بادی سے کیونکر ظاہر کیا جا سکتا ہے بجز اس کے کہ جاہ آسمان پر تو کے اور ہمشہ پر رہو کے۔

ہمیں بھلے آپ سے "ذرا سا بھی گو اگی ہی تو تنخ نہیں نہ اور کوئی کاج۔۔۔ مگر بھائی جد جارہ فکر سوائے اسکے چیر تماز کچھ اور رہتا ہوں ایک دور کا واسطہ ناصر نکار ہی کا ضرور ہے سر ابتدا شیخے "کر وہی کا بہات کن جاتوں میں سیاسی کن سامنوں میں ہیں میں چیز کیا ہوں مجھے ذلیل اور تحمل اٹھو اور وہیں ار کر حضرت نثار کرکے بیٹھے ہیں ساتھ ہی ساتھ اشاعت

مضمون نے سے پہلے و و جو ادھی سید ہی کو کر عبد اجاب شاد کرتے ہیں گو۔

تک اڈیٹر صاحب تسلیم ختم ہو آپ جیسے وہ ادار بے مروت شخ ہوسے ہیں بلا کلام و انشا میں تو آپکو ایسا سمجھتا تھا لیکن آپ تو ہے بلیغ نالمیں نکلے جب سنا گیا تھا تو میں نے یہ صبر کیا کہ اسین کی خان سوار ان کی فاطمہ قتل کی معذرت دہی کا ذکر تھا اب آپ نے دوسرا مضمون میں ضم کر دیا جس میں خان بہادر جعفری میں خان کی جب کنائی کے جلسے کا ذکر تھا اسے پسر بالغش کیا آپ گویا قیامت ڈھا دی ابھی آپکو ایسا لازم ملتا آپ بجھتے ہیں کہ میں آپکا کر ہی کیا سکتا ہوں سو جناب سن لیجئے کہ آخر میں لکھنؤ میں آزری مجسٹریٹ بھی تو ہیں پھر آپ اپنی ہی آنکھوں سے دیکھیں گے ان اللہ بیبا ہے پھر دس بندہ خطرہ جیسے سب کا جواب نظر دادہ میں کتا ہوں کہ جب میرے فرستادہ علمی مقالات انسانی سمجھ سے بالا تو ہوتے ہیں تو ان کی روشنی میں اینجانب کی علمی شخصیت کو دیکھے آپ اشاعت سے کیوں اجتناب کرتے ہیں اب یہ تیسرا مضمون بھی ہے جس میں مسلمان اور کانگریس۔ تنزیل نہ دیت ہے میرے اڈیٹر صاحب اسے ضرور شائع کر دیجئے آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ کیا۔

"پنڈت موتی لال اور انکے ساتھیوں کو اپنی کار روائیوں پر افسوس آتا ہو گا کیونکہ کوئی سوچ بچار روز بروز بڑھ رہی ہیں سوراج پارٹی کے کرتے ہوگئے کانگریس بھی قریب سارے نزعی وتباہی کے کنارے آ گئی ہے اور مسلمانوں کو کانگریس پر ذرا بھی اعتبار نہیں رہا ۔۔۔۔۔ ہندوؤں کے دماغ میں جو ابھری ہے کانگریس عمل سمت وخواہش ہے اپنے ساتھ ہر کوئی کام کا آج دشوار ہے ۔۔۔۔۔ غرض کے وقت مسلمانوں کو نوکر کر کے جاتے ہیں جب کام نکل جاتا ہے تو دودھ کی طرح نکھو پھینکے ہیں بلکہ جس طریقے سے ذہنیت ہو جاتے بد نام کر نیکی کوشش کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ مسلمان ہیں ۔۔۔ اور اسلام ۔۔۔ کو سلام ہو جائے گا پھر مسلمانوں کی اقلیت کے

اتحاد کے کسطرح یہ شیخی اور رونق بین
مارنے والے سو روپے حاصل کرتے ہیں۔

الغرض آپ خود سمجھدار آدمی ہیں ہیں نے انھیں مضمون پر بڑی جانکاہی و دیدہ دلیری و عرق ریزی سے دماغ سوزی کرکے مضمون رسالے میں بحث کی ہے اور مضمون بھی اسی کا تقاضا ہے اپن آپ کے صدقے جاؤں آپ اسے ضرور چھاپ دیجیے نیل دیکھیے نہ تیل کی دھار دیکھیے ورنہ یاد رکھیے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں گا کہ جو آپ کے اخبار کی صورت سے نفرت کروں گا اور سال حال کے چندہ میں ایک نشانہ دوں گا مزید برآں خان بہادر موصوف کے یہاں سے دی پی واپس کراور نگاہیں ہر جگہ پہنچ ہے اسے دور تک سمجھ جایئے۔ "عقلمنداں را اشارہ کافی است"

میں نے اسی لیے پہلے سے کہدیا جناب آپ کہیں غرّہ کے دھوکے کہاں کھا جائیں۔ نیاز سعید النجت (دہلوی)

دیدیہ طوطی اندالکبیر

دہان کیا ہم ہوا آپ نے اپنی "قوت عمل" سے مضمون کو تھوڑا اچھی طرح ٹھیک لکھا کیا تھا؟ دریں دیوار کہ تعریفات خود بخود تو ترستے ہیں۔ بیشک وحسد خالی خولی شیخی بے معرفت خشک گھگھیانے بلدہ رودی سے عبر زعیلی قوت اسے کر رہیں دور اٹھایا اور رودی کی ٹوکری کی نذر۔ اب چاہے مضمون نگار صاحب آنکھیں لال پیلی کریں چاہے دانت پیسیں آپکو جواہ ستیزے الزامات رنجیدگی کی ضرورت نہیں کیا کس نے سخن نہ موسے بابا اسی آپ کی "قوت عمل" نے جس کا ہم مسلمانوں میں کال ہے اور یہ جو کہا ہے کہ ہمارے ہندی مسلمان بھولے جاتے ہیں کیا جانیں کہ "قوت عمل" کیا بلا ہے؟ بالکل غلط سراسر جھوٹ ہر معمولی سے معمولی آدمی سے کسی حکیم و ڈاکٹر سے واقف بڑا ہے "قوت عمل" اور عمل سے اچھی طرح واقف ہے۔ سب جانتے ہیں

کہ کارزار اسکی ہنگامون میں کوئی کام بغیر کسی کے کیے دھرے سر انجام نہیں پاتا قدرت کا دستور ہو رہا کہ جنت زکی ہیں قوت عمل ہو دنیا بنا کر دو عروج کا بنیادی اصول قائم کر دیا ہے اسی پر سارا کاروبار نظم کے ساتھ چل رہا ہے دوسرا کام ہے سب کا ایک ہی کسوٹی پر کس لیجیے کیا مجال جہان برابر فرق بھی آئے جو کچھ ہوتا ہوا نظر آتا ہے سب میں گرتے والی "قوت عمل" کام کرتی ہے۔

انسانی "قوت عمل" دیگر مخلوقات کی "قوت عمل" پر بدرجہا تم فائق ہے۔ اسلیے کہ نباتات و جمادات حیوانات وغیرہ کی قوت عمل ایک دائرہ میں محدود ہے انہیں دیگر موجودات کو اپنی عملی قوت سے کنٹرول بنانے کا اتنا ہی مادہ ہے جتنا کہ ان کے وجود کے لیے ضروری ہے لیکن



"بھپکی"
جنگ کیسی ؟ خالی خولی تماشا ہے ستیزہ یا چو آتا پیر دلیلی وانش نیست "

انسان کے کاموں کا احاطہ عمل لامحدود ہے دوسری قوت اور دوسرے موجودات کی "قوت عمل" پر حاوی ہے اسکی ذات میں داناتی ہے بانی کی لہر ہوا کی تند سیری کی جھلک۔ چاند کی ضو ہوائی رفتار۔ آگ کے شرارے سب کے ہم صفت ہی میں مگر ایک لکھنے پڑھنے کی تربیت سے محروم اور جاہل

آدمی کھانے پینے اور جانے کو موجود دیکھ کر دریا کا تلاطم دیکھکر جاگتا پڑھتا ہے تو وہ سر اپنا تھکیا ہیں ہم سے کو دکر اس پار سے اس پار اس طرح اس پار پہنچ جاتا ہے "قوت عمل" ہی سب کرتے ہیں جو انسان کیلئے خاص ہیں دیگر موجودات کی ایک تو ہیں مثلاً عقل تمیز علم اور عمل کی قوت اور وہی اسی وقت تکمیل کرتے ہیں جب کہ وہ اپنا قوت عمل کو اپنے عمل سے سرانجام میں قوت ترکیب و تخصیص کا اندراج کرتے ہوئے کام میں لا کر کام کا اراوہ کے بموجب انجام پاتا ہے "قوت عمل" کے کامل ہونے پر دال ہے جو ناقص ہونیکا ثبوت لیکن جانتے ہو مجھے سب مسلمان کرتے کیا ہیں آؤ دنیا کو ہلا دیجئے دنیا کو ہلا دیجئے۔ آگ لگا دیجئے آگ لگا دیجئے ہے دنیا کے دور در سندرن پانیں کی جتنا پانی ہو کر سفر کی زور یوں کے اجارہ دار بنیے۔ ریل زنگ کی ڈنڈے بچئے ہوئیں جن سے [illegible] بے شمار رئیس صاحب ہیں سب ذرابان آپ سے لیکن اور سانگی کا کچھ خیال کیا کہ ہمارے مسلمانوں کے زبانی جمع خرچی تمامی ہو جاتی ہیں تو ہم ہی اپنے اراکین کرکے پرچار کیجئے ان دنیا کو ہلا دیجئے دنیا کو بگاڑ دیجئے دنیا کو بنا دیجئے دنیا کو ہلا دیجئے۔ دنیا کو جلا دیجئے آگ لگا دیجئے۔ آگ لگا دیجئے تم سب کو کیا پڑی

دنیا کو ہلا دیں گے آگ لگا دیں گے

دیکھئے جناب مزح کون کرتا ہے کس نے روکا ہے کہ کوئی اچھی بات ہو گیا زمانہ زنانہ کے رکھیا لیکن جناب آپ کی قوت عمل سے کام ہی نہ لیں اور الزام رکھیں دوسروں پر توکس کا قصور ہے۔

باقی آئندہ۔

کچھ خیال یارو دی

بی امامن مصری کے فلسفیانہ خیالات

(نمبر ۶)

شدنی ہونے والی بات

کوئی ضرور سر پٹکے دیکھے اس شدنی ہونے والی بات کو رک نہیں سکتی۔ ہو کے رہے گی جا ہے کیسی بات ہو چاہے بری۔ کی لنگا کی نسبت کہی پڑوسی ہو کہ چکل بولتے پھوٹ جاتی ہے جب کے ہونٹوں پر دم ہے کہ کلکو ہلا کے منکا ڈھلا ہے۔ گھڑا لگا ہے۔ بیچ کی سانس بیچ میں کی اٹکی ہے باقی پھوٹ تب ہنسی کو تن آپکا ہے اب جو دیکھئے بھی نہ تنہا کھو کر دیکھئے سو جیتے سو بیٹے نرور ہیں جہاں زمین پہ آکر ندی اونٹ آس پاس کی تڑپ کی تڑی دھڑ امیٹ پٹک ہو کے رہ گئے جیسے زندہ ہی نہ تھے۔ سر سے پہاڑ کھود ڈالا اور خاک بچھر بھی نہ ملا۔ اور نہ جانا کمان بیچ پہاڑ کے دولت مل گئی۔ رب ہی بنا ہو بنتے ہا تھی در دروازے پر جھومنے لگا۔ اے مالک تیری شان کے قربان۔ اسی کو اتفاق کی بات اور شدنی کہتے ہیں۔ لیکن بعض جب یہ جان لو کہ جیسا آدمی ہو ویسی بات کہی جاتی ہے۔ اگر جو بیگم صاحب کہیں کچھ نقصان ہو جائے تو وہ اتفاق ہے۔ ان صاحب نے نقصان ہو گیا۔ شدنی تھی ہو گئی۔ بدے کی بات ہو

اور جو خدا نہ کرے شیطان کے کان بہرے مجھ نگوڑی سے کچھ ٹوٹ پھوٹ گیا تو لے میرے اللہ وہ کچھ دنیا کو تو بہ ہو رہی ہے اڑا تی ہے۔ دیور میں چہ بی بچائی ہے اپنے حواسوں میں نہیں۔ تنخواہ کاٹ لو۔ یہ کرو وہ کرو نے خدا لگتی کہنا ان سے بھی نقصان ہوا مجھ سے بھی نقصان ہوا آدمی آدمی سب بہ بہ برابر یہ ایک کا دوسرے کا ڈھنڈ کیا۔ اپنی خان خانہ اور وہ ارے اور ہو گا جانے بھی دو سر صدقہ گیا کہ کے ٹال دی۔ اور دوسرے کے سر ہو ہے۔ کل اس سے ہونا کیا ہے جو چیز ٹوٹنے پھوٹنے والی ہے ٹوٹے گی ضرور جو کہیں رک سکتی ہے۔

بیگم بولیں ہو کیوں بی امامن یہ چائے کی پیالیاں یہ چینی کی ہیں میاں نے ڈھیروں روپے صرف کرکے منگوائی ہیں۔ نازک چیز ہے۔ بہت سنبھال کے ہوشیاری سے دھونا۔ یہ روز کے برتن باسن نہوں کہ جیل پیل کھنکا لا اور جہاں کی تہاں ڈال دئیے تم جانو میں ایک حقاقہ دیتا تھ بھلا آئی ہے کب پڑھ کھیلی ہوں۔ جھٹ ہاتھ باندھ کے بول اٹھی۔ حضور ایسی نازک چیزیں میں نے کبھی دھوئی نہیں ہیں

دیکھ رہیں تو آپ کے سامنے دھوتی ہوں جو کہیں تو روک دیجیے بس پھر اسی طرح دھویا کروں گی۔ وہ والی تسلا وہی جیسن ہلائی۔ جان بوجھ کے وہی پیالے سے پیالی اٹھائی۔ بیگم نے اتنا کہا کہیں کہ تم اسی طرح دھوؤ گی تو یہی بات۔ لاؤ میرا ہاتھ بچاؤ میں اپنے ہاتھ سے دھوؤں گی۔ میں خدا سے یہی چاہتی تھی۔ ویسا انداز بچا کے تسلی کے دی۔ بیچ حضور حضور دھونے بیٹھیں چین پانی ڈال رہی ہوں حضور بیسن پیالی رہی جیسا تھے میں نجو بیچا اگر دی کھل گئی بیگم کی نگاہ جو بھی تو چلی بڑی ڈھیل پیالی ہاتھ سے صیقل کے جو گرتی ہے تو چھن چھن ان ہی نہ بہ دیا کے ٹوٹے ٹکڑے بجائے نہیں فرا بچوں میں اور دوسری پیالی ایک تخت کے نیچے دیکھی جا پڑی لے وہ بھی ہوگئے۔

مجھے جو دل لگی سوجھی تو میں نے کہا بیگم اللہ مبارک کو شیشے اور چینی کا ٹوٹنا بہت بھاگوان ہوتا ہے۔ عمر بڑھتی ہے۔ کل حضور میں اس طرح دھو نہیں سکتی۔ اے ہاں کرن ناک چڑھائی کہہ اوے بیگم گھور کے چپ ہو رہیں۔ ہو نہ تیز زبان منتی تھیں۔ خوب دھوئیں پیالیاں۔ بھلا کہیں تیل کا کام تنبولی سے ہو سکتا ہے۔ جس کا کام اسی کو سمجھے۔ گدھوں سے ہل چلے تو بیل کرے کا ہے کو سے شیشے چینی کی چیزیں اٹھا لو کہیں کی ہو ہی جو بھی مرنی ہر خوشی سے نکل جاتی ہے۔ ہم آدمی چیزوں کو عادت



حکومت سے ــ قندزالی منت شناختم ؛ بجائی منت شناختم

چلکہ۔ چٹکی۔ کرن۔ بکتری۔ مرزا چھاپا۔ بیل۔ جھالر سے متعلق کی جائے اشتہار کارخانہ حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ میں بھیجی جائیں

ہوتی ہے نقصان کی یہی جان بھری جھرکو ان ہوتے
ہیں۔ چیز سنبھال کے اُٹھانے لگتے ہیں۔ بھئی بچی شگونی
ہونے والی بات۔ ہم سے بھی نقصان ہو ہی جاتا ہے
دو ٹیں ترشیقہ چینی والوں کا پیٹ کر ذکر ہوئے آخر
اُن کا رزق بھی تو اللہ میاں کے ذمّہ ہے۔ چار پرچ
پیالیاں میاں لائے تھے دو بی بی کے ہاتھوں
چکنا چور ہوئیں۔ چار کا میں نے جان بوجھ کے تیا پانچا
کیا۔ اب بھلا بیگم کیا بولتیں۔ پیالیاں ٹوٹتی رہیں
قسمت چڑھتی رہی۔ ادھر نوٹ گئیں کوئی ضرورتیا لکھوا
آئی تھیں۔ اتنی سی چیز کا سوگ لے کے کون بیٹھے۔
وہی شدنی ہونے والی بات۔ جو ایسی باتوں پر رنج
صدمہ کرنے بیٹھیں تو سی کے ہو جائیں۔

ایک جگہ ہم تھے پلیٹ ریسپ کی چینی کی
گوری جاب سی گورڈ جو میں نے بہت سا شو کر دیا
ترنجمن سے ہوگئی۔ بیگم صاحب بہت چنخیں۔ واہ واہ
بڑی تیسوار ہو۔ کس ٹھاٹ کے پیالی تم نے نوکری کی
تھی۔ لے کے چینی توڑ ڈالی۔ تمہارے تھیں میں کہتیں۔
اپنا مال ہوتا تو دل کو کستی۔ بی بی تو آئی کہ موروں
جو ہیں پلیٹ جھاڑ کنول والے ہوتے تو تمہاری گلاسی
(غلامی) کیوں کرتے۔ تصور پر جب مہو بنتا اچھا
پڑتا ہے اس بار تو پی گئی۔ اُسپر بھی بیگم صاحب کا
غصّہ نہ دھیما ہوا تنخواہ میں دام کاٹ لیے۔ میں نے
مولویوں سے سُنا ہے وہ کہتے ہیں قرآن میں لکھا ہے
کہ ڈانڈ نہ لینا چاہیے۔ چاہے لاکھوں کی چیز کا نقصان
ہو جائے۔ کون سوئی چار پانچ آنے کی چینی ٹوٹ گئی
تو اللہ سے ٹوٹ گئی۔ تم کو اللہ نے رحم نہیں کیا ہے اور
ڈانڈ لینا۔ گو قرآن کی باتیں اس زمانے میں کون
مانتا ہے۔ میں نے بھی کہا اچھا ٹھہرو۔ انھیں تیوں
تیل نکلے گا۔ جتا گھر ہے آج گیا کل تو کل نقصان ہوگا
اللہ ایک ہے۔ تو سہی اماں میرا نام جو روپیہ بیعوض
کا نقصان نہ ہو جائے اور تبھی چپ بیٹھی دیکھا کرے۔
اے لو دو ہی مہینے گزرے تھے کہ صاحب جلدی [illegible]
کی [illegible] کھیلتی ہوئی [illegible] خانے [illegible] نے اور
میں نے ہاتھوں ہاتھ لیا [illegible] بیگم ہمارے پاس
[illegible]

جو میری طرف دیکھنے لگیں۔ تو میں نے پلیٹ اٹھا کے
انگلیوں سے بجائی وہ بول ٹھن ٹھن [illegible] نے
اُٹھا کے [illegible] بجادیں۔ منہ بھی [illegible]
سے ہی بولا۔ وہ تو چلا۔ بیگم صاحب مجھ غریب [illegible]
کی تنخواہ کو کھاتی ہے۔ وہ پیار روز کا [illegible] کے
نہدی نے صاحبزادی کو گود میں اٹھا لیا۔ امیر کا بچہ
کپڑے سے گینے پائے کنگھی چوٹی سے درست ہو
بھی بھولی بھولی ادھر وہ [illegible] کے اسکول [illegible]
سے اور طاق سے اٹھا لائی لال سبز مچھلیوں کی بڑی
اچاری۔ اچاری رکھی چبوترے پر چھوٹی بیگم کو لگی کے
اور آپ گئی پانی پینے کہ وہ دھبتی پانی پھل ڈالوں۔
جلا بچہ تو چھوا اس نے اوپر کا جال کھینچ کے نیچے [illegible]
ارادہ کیا۔ کانچ کی اچاری تھیں باریک۔ کھڑے کا ٹوٹا
جو گیا ہے تو بڑا سا جیب ہوگیا۔

کچھ ایسی خدلی روز ہونے لگی۔ مگر بیگم صاحب نے
پھر تنخواہ کاٹنے کا نام نہیں لیا۔ ایسے کی ہی [illegible]
ہے۔ اور تنخواہ کاٹیں تو کس کی۔ چھوٹی بیگم [illegible]
پاتی تھیں۔ اتفاق کی بات۔ دوسرے بچے [illegible] اتفاق
کہیں لیٹے جاتا ہے۔ اسکی شکایت (شکایت) ہی کیا۔
اتفاق آگیا کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تو پھر کوئی کیا کرے
چلے جاؤ میاں سڑک پر ٹھوکر کرتے۔ تہذیب میں کسی کا
اجارہ ہے؟ کسی کا بیاہ ہوا میاں بی بی میں پیار
اخلاص بڑھا یہ بھی اتفاق اور جو نہ ہوا ہر وقت
ڈنڈا مینڈی رہنے لگی تمت کی رات سے لوگ [illegible]
کو لگا لگا۔ میاں الگ بی بی الگ تو یہ بھی اتفاق۔

لے ہیں تھے اللہ جانتا ہے جو اتفاق کی خبر ہوتی تو
تھوڑی ہو جاتی تبھی دوسرا نکاح نہ کرتی اے لو جی
ہوا ایسا اتفاق ہوا تھا کہ جھگڑا۔ گو کیا مالم تھا۔
بادرچی کا لونڈا تھے خالہ خالہ کہتا تھا۔ ہوگا یہی کوئی
پندرہ سولہ (شیدہ سولہ) برس کا ایک دن وہ کے
سر میں دھمک ہوئی میرے گھٹنے پر سر رکھ کے سو گیا۔
اتفاق کی بات کہ وہ آگئے بس کیا کہوں پھر تو وہ
دھری لڑائی ہوئی کہ توبہ۔ بی بی [illegible] نے کہا
گواہ بھی [illegible] تمہارا میں کیا جانتی تھی کہ جلتی دوپہریا میں
تمام طرح چھوڑ کے گھر میں آ بیٹھے۔

اور جیسے [illegible] آدمی [illegible]
پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ کی کھیلی ہوئی لڑکیاں بی
زینت تھیں۔ [illegible] کے اتفاق پڑ گیا تھا۔
مرتے دم تک اتفاق نے جان نہ چھوڑی۔ اُن کی سرکار
میں [illegible] میں اخبار [illegible]
میں لگی تھی [illegible] آگ لگی اور وہ [illegible]
الم کیا اتفاق ہوا کہ [illegible] میں سے نکل کر [illegible]
[illegible]
آدمی [illegible]
آدمی ہو گئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
بیچاری کا میاں [illegible]
سے کیا ہوتا [illegible] ایک [illegible] اتفاق [illegible] زینت کا
[illegible] میاں کی [illegible] دیکھ کر [illegible]
اور وہ [illegible] لگے بیچاری [illegible]
[illegible]
میں نے [illegible] ڈال دیا [illegible] بیچاری [illegible]
پڑی رہتی۔ کل [illegible] کے باپ [illegible]
علاج کے لیے دیے اور [illegible]
[illegible] کا۔ اتفاق کی بات [illegible] بھلی چنگی تھیں
[illegible] ہوگئیں۔ ایک دن راستے راستے جا رہی تھیں
ادھر سے نکل بارات۔ بارات میں [illegible]
[illegible] کھانے کے لیے [illegible]
[illegible]
[illegible] رہے [illegible] روپیہ کیا [illegible]
ہمارے دوسرے میاں تھے اتفاق سے [illegible]
گئے۔ تین مہینے کا جیل (جیل) ہو گیا گئے تھے
سودا لینے۔ [illegible] کوئی چیز [illegible]
اور اتفاق دیکھو کہ نکل کہاں سے [illegible]
شدنی بات ہے۔ [illegible] اس اتفاق سے میری [illegible]
[illegible] ہوگئی۔ نہیں تو [illegible]
کی بات ایسی [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] اتفاق
اور شدنی کو [illegible] [illegible] کے



"پھینکیں گے تو پتھر ماریں گے"

کسی نے دل جو دیئے تو بجا لبھا کے لیے
گرو لیس نے گولے لگا لگا کے لیے

ہندوستانی پولیس (صاحب سے) حضور ہیں نے جمع کر دئے ہیں نشانہ بازی آپ شروع کیجئے۔ چھن چھن چھنا نانا ؎

لندنی تماشائی (دیر سے یکا یک) بالکل ٹھیک پتھر کا قصور نہیں۔ شیشے کی نازکی ذمہ دار ہے ؎

لکھنؤ کی تعین زردوزی وکامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے سجا جن تو حافظ سید محمد رفیع صاحب باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔

یکشت چندہ ... (اس اخبار کا فائدہ ہے)

بہترین کتابیں

جو ملک بھر میں صرف الناظر بک ایجنسی لکھنؤ سے مل سکتی ہیں

بہترین انشا پرداز

رسالہ الناظر میں اس عنوان پر ایک مقابلہ کرایا گیا تھا کہ آزاد، نذیر احمد، حالی، شبلی میں کون سب سے بڑا انشا پرداز ہے ... اردو کی سب سے زیادہ خدمت کی ... مقابلے کے مضامین کا یہ مجموعہ ... مصنف کی تصانیف پر تنقید ... ۲۰۰ صفحے کے قریب قیمت ...

مولانا آزاد مرحوم
تذکرۂ آب حیات — دربار اکبری — نگارستان فارس — سخندان فارس — نیرنگ خیال دونوں حصے — سیر ایران — ڈرامہ اکبر — مجموعۂ مکتوبات آزاد — مجموعۂ نظم آزاد — دیوان ذوق مرتبۂ آزاد

مولانا حکیم عبدالحی مرحوم
تذکرۂ گل رعنا — تاریخ گجرات

مولانا ابوالکلام آزاد
ترجمان القرآن — جہاد اور اسلام — حزب اللہ — دعوت حق — دعوت عمل — ذکریٰ — صدائے حق — مجموعہ مضامین

خواجہ حسن نظامی
الامین نظامی — بیوی کی تعلیم — بیوی کی تربیت — اولاد کی شادی — بچوں کی کہانیاں — بیگمات کے آنسو — چٹکیاں — سی پارۂ دل — سفرنامہ — غدر دہلی کے افسانے — محرم نامہ — کرشن بیتی — ملا سیسی جینتی

ڈپٹی نذیر احمد مرحوم
مراۃ العروس — بنات النعش — توبۃ النصوح — چند پند — منتخب الحکایات — رویائے صادقہ — ایامیٰ — فسانۂ مبتلا — ابن الوقت — مواعظ حسنہ — نظم بے نظیر — کلیات مجموعہ

مرزا حیرت مرحوم
سیرۃ (...) — ناول روز (...) — شبستان حیرت — حاجی بابا اصفہانی

مولوی بشیر الدین احمد
اصلاح معیشت — اقبال و دولت — حسن معاشرت — تحفۂ ہدایت — نفت جگر — نسخ طاعون

مولانا عبدالرشید خیری
صبح زندگی — شام زندگی — شب زندگی — فسانۂ زندگی — نالۂ زار — جوہر قدامت — عروس کربلا — حسین شام — سیلاب یتیم — جوہر عصمت — آہ مظلوم

مولانا حالی مرحوم
حیات جاوید — حیات سعدی — دیوان حالی — مقدمۂ شعر و شاعری — یادگار غالب — مجموعۂ نظم حالی — مسدس حالی

مولوی انشاء اللہ مرحوم
سیرۃ الرسول — تاریخ عثمان — انقلاب (...) — ترکی (...) — (...)

حکیم احمد حسین الہ آبادی
تاریخ ابن خلدون — سلطان صلاح الدین — سلطان نور الدین محمود

مولوی خلیل الرحمن
دین کی (...) — خلافت راشدہ — خلافت بنو امیہ — خلافت بنو عباس — دولت (...) — سوانح (...)

مولوی اکبر شاہ خان
آئینۂ حقیقت نما — تاریخ اسلام — معجزات الاسلام

مولانا اشرفی مرحوم
حیات انیس — (...) — نور جہاں بیگم — حیدر سلطان — ملکات الزمان

مولانا شبلی مرحوم
سیرۃ النبی — الفاروق — سیرۃ النعمان — الغزالی — المامون — سوانح مولانا روم — شعر العجم — موازنۂ انیس و دبیر — مکاتیب شبلی — سفرنامہ — رسائل شبلی — مقالات شبلی — علم الکلام — الکلام — مجموعۂ کلام شبلی

مولانا سید سلیمان ندوی
ارض القرآن — حیات امام مالک — سیرۃ عائشہ — خطبات مدراس

مولانا عبدالسلام ندوی
اسوۂ صحابہ — سیرت عمر بن عبدالعزیز — انقلاب الامم — تاریخ اخلاق — (...)

حاجی معین الدین ندوی
(...) — سیر الصحابہ — سیر الانصار

مولوی سید انصاری
سیرۃ (...) — سیر الصحابیات — سیر المہاجرین

پنڈت رتن ناتھ سرشار
فسانۂ آزاد — خدائی فوجدار — الف لیلہ — جام سرشار — کامنی

منشی سجاد حسین مرحوم
احمق الذین — پیاری دنیا — حاجی بغلول — طرحدار لونڈی — لطیفے — (...) — (...)

حکیم محمد علیخاں مرحوم
الظالم — زمام بہاری — حسن سرور — عبرت — ناول — افسانۂ عشق — اختر حسینہ — (...)

حضرت یا ہم خیر آبادی
حرم سرا — (...)

خواجہ عشرت لکھنوی
تذکرۂ (...) — شاعری — (...)

قاضی تلمذ حسین
سفرنامہ — (...)

مولانا عبدالحلیم شرر
شوقین ملکہ — ذوالنورین — ایام عرب — جنید بغدادی — ابوبکر شبلی — خواجہ معین الدین چشتی — حسن بن صباح — عصر قدیم — مقدس نازنین — فلورا فلورنڈا — منصور موہنا — فردوس بریں — ملک العزیز ورجنا — یوسف نجمہ — (...)

مسٹر ثریا عمری
(...)

مسٹر محی الدین قادری زور
(...)

منشی جوالا پرشاد برق
بنگالی دولہن — (...) — نادر ستیہ — (...) — سرفروشی — (...)

منشی محمد لطیف مرحوم
(...) — رنگ و بو — (...)

مرزا ہادی رسوا
امراؤ جان ادا — اختری بیگم — ذات شریف — شریف زادہ — (...)

منشی امتیاز علی
(...)

سید سجاد حیدر
(...)

مولانا حسرت موہانی
دیوان حسرت کامل — شرح دیوان غالب — نکات سخن

پنڈت برج نرائن چکبست
صبح وطن — مضامین چکبست

منشی احمد علی مرحوم
(...)

مولوی عبدالماجد
فلسفۂ جذبات — پیام امن — مکالمات برکلے — فلسفہ — (...)

منشی محمد یحییٰ تنہا
(...)

منشی سید احمد دہلوی
(...)

ضلع میں ایک بستی ہے وہاں آئی برات۔ لڑکی والوں
کی طرف سے دو تین لڑکوں نے چھپ چھپا کے دیگ میں
جمال گوٹا ڈال دیا۔ برات کھانا کھانے کے بعد رخصت
بھی نہ ہونے پائی تھی کہ کمر بند اور دھوتیاں ڈھیلی ہو گئیں۔
جسکو دیکھو اکڑوں بیٹھا ہوا ہے ٹل گئی جاری ہے۔
بچا کھچا کھانا گاؤں میں بانٹا گیا۔ توبہ توبہ ہر
گھر پر پولس ہو گیا بھلا کسے تاب تھی کہ کھیت میں
جائے اور جو گئے وہ وہیں کھیت رہے پھر کھیت ہی
پر برات کٹ گئی۔ دہی کا وہ تو ڑا کہ گذرے گاؤں
میں بس سب امیر آباد تھے۔ کچھ ...
بھی اتفاق۔

راقم

محمد علی ردولوی

زبان ایران

(فارسی)

حضرت! ایک لطیفہ ... ہوا
رسالہ ... شائع ہوا ہے جس کے ایڈیٹر
صاحب اہل ہند کے دوست ہیں اور اس وجہ سے اکثر
پُر زور مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ حال میں
آپ نے کسی مضمون نگار کا مضمون بعنوان "زبان
ہندوستان" شائع کیا ہے۔ جسکے آخر میں بجائے
نام ع ب۔ تحریر ہے۔ ع ب صاحب اردو جانتے
ہیں مگر آپ کو شکایت ہے کہ اس کمبخت میں بعض
حروف ایسے ہیں جو ایرانیوں کی زبان سے ادا نہیں
ہو سکتے۔ غالباً یہ اشارہ ٹ۔ ڈ۔ ڑ۔ کی جانب ہے
اور ع ب صاحب نے اگر یورپی زبانوں کا مطالعہ کیا
ہے تو انہیں شکایت اور افسوس ہونے کی زحمت
اٹھانی پڑی ہوگی کیونکہ ... کی شکایت
ہے۔ ٹ اور ڈ تو انگریزی یونانی اور دیگر یورپی
زبانوں میں بھی موجود ہیں۔ ہاں ڑ کے بارے
میں ع ب صاحب کی شکایت زبان اردو یا ہندی
سے مخصوص اور مسلم ہے ان حروف کے علاوہ

* ... ایک ایرانی شاعر حاذق مرحوم

سے مجھ کو ... پڑھ ... کہ ... دا ...
کے لقب سے ... فرماتے تھے "... (غزوہ وہ)
خواہ کسی حرف کے ساتھ تلفظ میں ہو اہل ایران کی
زبان گیری کرتی ہے ... سلسلہ ...
ادا نہیں ہوتی چنانچہ کسی شاعر کا مصرعہ ہے ؎

از دانت سیاہ و ترہ دل ... ہے
در رفانہ آئینہ ... ہے

ع ب صاحب نے ایک ... بھی ہوئی چھینی
جو اپنا اردو کے نو آموز کو مونث و مذکر کے فرق ... بتلاتی
ہے وہ ... "اے نخود ما" یا بقول استاد حاذق
"ہاے ولا لڑنا" سے زیادہ سخت ہے۔ آغا آپ کیا
سوت گیا۔ اس آئینہ کا ذکر ع ب صاحب نے نہیں کیا۔
ہندوستان کے رہنے والے ہر زبان کو اہل زبان
کے لہجے میں ادا کرنے پر اس وجہ سے قادر ہیں کہ انکی
زبان میں حروف کی زیادتی ہے اور ہر زبان
میں عموماً جو حروف پائے جاتے ہیں وہ سب انکی
ابجد میں موجود ہیں۔ ایسی عام جامع و شامل زبان
کے بارے میں ع ب صاحب کا یہ ارشاد:
"باید دانست ... کہ در میں زبان ...
در ہیچ یک از السنہ زیادہ نشدہ"
اعتراض کی صورت میں ہے لیکن بے معنی ہے۔
ایسا کہ ہماری زبان ان کی زبان کے الفاظ ادا
کر سکتی ہے اور اسی کے مقابلے میں انکی زبان
گنگیا کے رہ جاتی ہے تو فرمائیے کہ ہم بُرے یا وہ؟
آغا جان! این منقصت کار روایات نیست نقص
ادوات و آلات تکلم و تلفظ شما ست۔ کہ ... ہر چند
حسن تقلید در وجود لسان نہ پیدا شدہ و سالہا ...
ضائع کنند عاقبت مشکل است تا از بعضے کلمات چو
خود اہل زبان تلفظ کند ... کامل ... نمائیم و شما ...
... دیدہ ایم کہ ایرانیان در ہند آمدند و درمیان
ما ... زبان ہر دانستند پیدا کردہ ہر قسم
مطالب ضروریہ را ... ع ب صاحب کا
دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اردو میں ... فیصدی ... لفظ
فارسی ہوتے ہیں مگر ان الفاظ میں اتنا تصرف
کیا گیا ہے کہ وہ اپنے معانی اصلیہ پر باقی نہیں ہے

حالانکہ صورت لفظ میں کوئی تحریف نہیں ہوئی بلکہ
... معنی ... مستعمل اند بہر حیث
برائے فارسی زبانان فہمیدن درست مشکل گردیدہ است۔
کسانے کہ ... کتب و مطبوعات این زبان
... مشکل دو چار اشتباہ است ...... اقوال
... سال است در ہمہ جا
... ضرورت رسیدہ و
فرق این قبیل اشتباہات اند۔

پھر ع ب صاحب ایک مختصر سی فہرست ان
الفاظ کی دیتے ہیں جنکے معنی بدل گئے۔
(۱) ... فارسی ہے مگر اردو میں ... (...)
کا مرادف ہے۔
(۲) البتہ ... (بمعنی ...)
پر ... مستعمل ہے۔
(۳) ... کے اصل معنی ... ہیں مگر بمعنی
مفلس مستعمل ہے۔
(۴) ... کے معنی فارسی میں کچھ اور ہیں مگر
بمعنی ... مستعمل ہے۔ (...)

ع ب صاحب شاید اس امر سے واقف نہیں
ہیں کہ یہ دیسی الفاظ کا حشر ہر ایک زبان میں یہی ہوتا
ہے اور وہ یہ الزام بیجا ہے۔ لیکن آغا جان سمجھے
کی ... زبان ایرانیان ...
... کہ ... فارسی ... رسیدہ۔
یا ... کرتے ہو خواجہ حافظ شیرازی
کبھی کبھی عربی میں بھی ... کرتے تھے اگر ... جو کچھ
... تو ... دیجئے۔
بالفعل حضرت ... شیرازی کی عربیت دیکھئے۔
مشہور قطعہ ہے ؎

بلغ العلیٰ بکمالہ

علیٰ کے ساتھ لفظ ... کسی اہل زبان نے استعمال
نہیں کیا ... کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔
ممدوح کا ذکر نہیں کیا کمالہ کی ضمیر کا مرجع ڈھونڈنا
پڑتا ہے۔

کشف الدجیٰ بجمالہ

کشف کوئی مناسبت جمال سے نہیں رکھتا۔ کوئی عرب

کثرت سے گو جہل سے تاریکی مبدل بنور ہوتی ہے کشف کیا، عمل و دانا کو کہتے ہو تھا۔

حسنت جمیع خصائلہ

حسنت کی مانیث غیر ضروری ہے اہل زبان اسکا تکلف جائز نہیں رکھتے۔ اور جمیع بھی عربی کا لفظ ہے جمیع حسنات خود مفید عموم ہے۔

غیر سعدی قدما سے تھے اور باوجود ان غلطیوں کے ان کا عربی کلام وزن سے خالی نہیں ہے لیکن جو دو مردود عربی زبان کی متاخرین سے سرزد ہوئی وہ ہرگز عفو کے قابل نہیں۔ بی قرۃ العین کو دیکھیے وحشت جو سوار ہوئی تو عربی میں بڑانے لگیں ؎

جذبات شوق تلک المحبت سلاسل الغم والبلا

جذبات کس زبان کا لفظ ہے عربی ہے تو کشش کے معنی میں اس کا استعمال اہل زبان کی سند کا محتاج ہے۔ جذبات جمع جذبہ ہے جذبہ اگر ذال بجزم ساکن ہے تو معنی مسافت بعیدہ ہے کما یقال بینہ و بین المنزل جذبۃ۔ وجذبات بالتحریک بمعنی راہ قطع کردہ بمنزل نہ رسیدہ۔

الغرض جذبات عربی زبان کا لفظ اس شعر میں ہے جذب کی جمع جذبات نہیں آتی عجز ہوتی ہے۔

دوسرا تصرف ملاحظہ ہو کہ عربی میں غم کا سیم مشدد ہے سلاسل الغم ہونا چاہیے۔ مگر اعجام نے عموماً عربی الفاظ مشددہ کو مخفف کر دیئے اور اسطرح کسی خالص عرب کے سامنے اگر کوئی ایرانی یہ مسخ شدہ الفاظ بولے تو اسے فہم مطالب میں وہی دقت پیش آئے گی جو ع ب صاحب کو پیش آئی۔

قرۃ العین کا یہ مصرع عربی اعتبار سے ہمہ تن معیوب ہے انجام کے معنی میں لگام پریشانیوں کے اب ذری مصرعہ کے معنی تو کیجیے "جذبات شوق کے اجذبات" نے لگام چڑھائی غم اور بلا کی زنجیروں کے ساتھ یہ اور دوسرا مصرعہ پڑھیے ؎

ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ سپردہ جان بروبلا

تو مطلب خبط ہوا جاتا ہے۔

دونوں جگہ بلا بغیر ہمزہ کے ہے۔ استعمال میں

ہمزہ مسدود را از چہ روے ونشیارہت تصرفا در مصرعۂ عربیہ ساختہ مثلاً الغم والبلاء والمبین۔ عجب اگر با ہم بطور معارضہ بالمثل گوئیم کہ —

بہ فارسی بیش از ہمہ لغات عربی دخیلت درومد دخل و تبادلہ لغات عربیہ رکیک ہست کہ بیشتے بعض تغییر و تبدیل و بعضے بتصرفات چند استعمال می کردند.......

حالانکہ آشنائی اعراب ایاں زبان چوں ریسمان محاورۂ غالباً لغات عربیہ بر می مندمہ چہ تصرفی کنند کہ آں لغات معنی اصل عربی خود باقی است...... حالانکہ بسیار اتفاق افتادہ کہ در محاورہ یک نفر عربی با ایرانی بر اسطہ بیجا فہمیدن و بے محل استعمال نمودن کلام عربیہ سو تفہیم گرفتہ آنچہ نمیخواستہ گفتہ باشیم؟

ع ب صاحب کو خود اپنے مضمون پر نظر کرنی چاہیے "فیو بات لینی چہ؟ خرو فات لینی چہ" لکھا تھا (مع الالف والتاء) لینی چہ مگر کیا فارسی میں بھی بہ الف و تا علامت جمع ہے؟؟ نمی دانی اردو اصلاً زبان جدیدیست مستقر و فارسی زبان قدیمی است مگر بستہ خبر فارسی پر درس کا خیال بیجا اردو ہست زیرا کہ با الفاظ مسخ شدہ عربیہ مرکب است۔

بائے مہلت نہیں کہ ع ب صاحب کے سامنے زبان فارسی کے تنزل اور عربی کی بیجا تجھڑی ہے خالی اچھا کھڑے ہونا عربی پر فارسی کے بے تحصے تصرفات اچھی طرح بیان کروں۔

راقم

خاکسار ادبار زبان فارسی

المختصرات

منقلد خاص۔ واہ منقلد ہوں تو ایسے ہوں جیسے ہمارے شاندار رسالہ جنرل غلام نبی خان ہیں جو مثل امان اللہ خان کے بیچارے اس درجہ نا واقف تھے کہ باغیوں سے لڑائی میں خونریزی بھی ہوتی ہے اور فوج فراہم کیجاتی ہے تو اس لیے کہ وقت پر دل کھول کے دشمنوں کا خیر کا خون بہائے سے لیل زمین حال انہیں مختص شد اتفاق کو بانی زوجہ تا نا و نادہ شوہر تا تی

میدان جنگ میں بچ بچے اور دو چار تربیتیں کی کھاتے تھے آپ کو ان شاہ نادر خان یاد آیا کہ سے یہ خونریزی خونریزی ہے۔ بس یاد آتے ہی آپ نے بھی قوم کی سنگ ڈالی اور کہنے لگے اور روزوں روز شور سے ہو جوڑ کی نذر ہے جندی اگر ایک شکم دار میں ہمرنگ ہے جنہیں ان کا نام ہے سردار ہاشم خان۔ یہ حضرت نادر خان کو آپ کبھی اپنے بیچ کچھ نہیں کرتے بھاگنے والوں کی نیابت کا حق ادا کرتے ہیں۔ پہلے زمان امان اللہ خان کی تائید میں تھی اب حمایت امان اللہ خان پر جان نثار کرتے ہیں۔ واہ آپ کے اپنا رہ کی تعریف نہیں ہو سکتی بس اردو اخبار لطیف کے دل سے کوئی پوچھے۔

زمانے کی رفتار دیکھ کے انچا جب نے پیش گوئی کی تھی کہ روس ملیا علیہ ہندوستان کے سرحدی ممالک میں سے ایک قطعہ بھی ایسا نہ بچے گا جہاں تشنہ لبہ خون بجھل کے افغانستان اور ایران بھی ہیں یہ کوئی پیشگوئی دہقی مگر کلکتہ کے ایک بڑے ایرانی وقت بگڑ گئے اور انھوں نے تحریر فرمایا ایک ورود ایں دیکھ پائیں بار۔ جدید نمو بہت مندرجہ ....

دیگر زمت ارسال نہ کشیدہ ہم خاموش ہو رہے۔ اب بھر کہتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ خان ام فی منگیں شدہ یکی خاص الخاص روسی جاسوس اور ایجنٹ ہیں انھوں نے ہندوستان میں جا کے بچی نوکری کی پانی بھرا۔ اور اس میلے سے اپنا کام کرتے رہے۔ ڈاکے ادب اور اپنا فرض نہ بھولے یہ رشتے تھا روسی افغانستان کے ہیں جہاں جمہوریت کی باگ وحشی ان پڑھ گنواروں کے ہاتھوں میں جا جائے گی کام اچھا چل رہا ہے۔ یہ شخص ذی فہم زیرک بیوقع شناس بہادر خالی ہمت ہے اور اسکا ساتھ وہی قادرے جو ہیں جو تاجکستان کے انتظامی ڈھانچے کو ایک بے ضبط میں مبتلا ہیں۔ جاسوس چوری بھی کرتے ہیں ڈاکا بھی ڈالتے ہیں جاسوس بھی بیچتے ہیں۔ مہر بھی فرض کے طرف خیراب ایران میں دھاچوکڑی شروع ہو گئی ہے۔ خاک ور وہاں بھی گویاں باد۔ اے بھائی شیرازی اب تو بانچ روپیہ بھیجو دوسری تین کو رنگ دانگوں دو بیڑ دے چکے۔ اور نہ پچھتاؤ گے تم پانچ روپے عزیز کرتے ہو